بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں

ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں اس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 29- اپریل 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ اور جماعت کے قیام سے لے کر آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی کہہ کر یا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر ختم نبوت کی نفی کی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر ہم پر جھوٹا الزام ہے اور اتہام ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کے اس سے زیادہ قائل اور اس کا عملی اظہار کرنے والے ہیں جتنا دوسرے مسلمان فرقے اس کا اظہار کرتے ہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں سمجھا جتنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وجہ سے احمدیوں نے سمجھا ہے۔ بہر حال ختم نبوت کو بنیاد بنا کر دوسرے مسلمان ہمیشہ سے احمدیوں کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ مسجدوں میں اس کا بے انتہا اظہار کیا جاتا ہے یہاں تک کہ بچے بھی جن کو شاید کلمہ بھی اچھی طرح یاد نہ ہو احمدی بچوں کو سکولوں میں یہ کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو بعض بچے بچیوں نے گذشتہ دنوں مجھے لکھا کہ ہمارے سے اس طرح سلوک ہوتا ہے۔ تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کا تابع نبی مانتے ہیں۔ ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں اس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی ہیں اور شریعت کے لحاظ سے آپ پر نبوت ختم ہوگئی یعنی اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی اسی طرح قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے آپ کے غلام نبی ہیں آپ کی شریعت کو جاری کرنے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہی دنیا میں پھیلانا ہے۔ بہر حال ہم نے یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا دیکھا ہے جب بھی مخالفتیں بڑھیں ان مخالفتوں نے جماعت کے لئے کھاد کا کام کیا۔ اس سے ہمیں تو کوئی نہ فکر کبھی تھی اور نہ ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ اس موجودہ مخالفت سے بھی میڈیا کے ذریعہ جماعت کا بڑا وسیع تعارف ہوا ہے جو کہ شاید پہلے ہم اتنے تھوڑے عرصے میں نہ کر سکتے اور پھر یہ بھی کہ بعض احمدی نوجوان جو زیادہ مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے انہیں بھی جماعت کے ساتھ تو اتنا ان کا بعضوں کا اٹھنا بیٹھنا نہیں تھا یا آنا نہیں تھا یا کبھی عید پہ آگئے یا دور سے فاصلہ رکھا لیکن اس میڈیا کے ذریعہ سے انہیں پتا چل گیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا کس طرح حق ادا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مقام کو کس طرح قائم کر کے دکھایا اور ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یقینا

یادرکھو کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ سے قائم کی ہیں۔ یہ نئی نئی بدعتیں پیدا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے یہ ہٹے ہوئے ہیں۔ اصل میں تو یہ نبوت کی مہر کو توڑنے والے ہیں۔ فرمایا ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ؟ فرمایا کہ یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرتے ہو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں فرمایا کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتا لگتا ہے؟ اور ایسا ہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا پھر یہ کس نے بتایا تھا شرم کرو۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپؐ کے طرزِ عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ گدّی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لیے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہی۔ اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ تو جاتے ہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچّے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انھوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے نہ فرمایا ہوتا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہوسکتا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعثت مسیح موعود کا اصل منشاء اور مدعا بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارا اصل منشاء اور مدعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضے کی قوت ہے اور اسی افاضے میں ہمارا ذکر ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ طاقت ہے کہ آپ فیض پہنچانے والے اور فائدہ پہنچانے والے ہیں اور اسی فیض اور فائدے میں آپ نے فرمایا کہ میرا ذکر بھی آ گیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے دائرے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ آپ کے عاشق صادق کا ذکر بھی شامل ہو گیا۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کی وجہ سے جو نئی باتیں اور بدعات پیدا ہوگئی تھیں ان کی اصلاح ہو۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو آتے ہیں وہ کوئی بری بات تو کہتے نہیں وہ تو یہی کہتے ہیں

کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور مخلوق سے نیکی کرو۔ نمازیں پڑھو اور جو غلطیاں مذہب میں پڑ گئی ہوئی ہیں انہیں نکال دیں۔ چنانچہ اس وقت جو میں آیا ہوں تو میں ان غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانے میں پیدا ہو گئی تھیں۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں اور وہ اسی سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں نہ زمانے کا کوئی اثر ان پر ہوا دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ بیشک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا اور دو ہزار برس سے اب تک اس طرح موجود ہے کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب میں ایک مسلمان مولوی کے منہ سے یہ لفظ سنتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ زندہ نبی کو مردہ رسول قرار دیا گیا اس سے بڑھ کر بے حرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہو گی مگر یہ غلطی خود مسلمانوں کی ہے جنہوں نے قرآن شریف کے صریح خلاف ایک نئی بات پیدا کر لی۔ قرآن شریف میں مسیح کی موت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے لیکن اصل میں اس غلطی کا ازالہ میرے ہی لئے رکھا تھا کیونکہ میرا نام خدا نے حکم رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس کو حکم کر کے بھیجا ہے اس سے یہ باتیں مخفی نہیں رہ سکتیں۔ بھلا دائی سے پیٹ چھپ سکتا ہے۔ قرآن نے صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ آخری خلیفہ مسیح موعود ہو گا اور وہ آ گیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی اس پر لکیر کا فقیر رہے گا جو فیج اعوج کے زمانہ کی ہے تو وہ نہ صرف خود نقصان اٹھائے گا بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا جائے گا اور حقیقت میں اس غلط اور ناپاک عقیدے نے لاکھوں آدمیوں کو مرتد کر دیا ہے۔ اس اصول نے اسلام کی سخت ہتک کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ جب یہ مان لیا کہ مردوں کو زندہ کرنے والا آسمان پر جانے والا آخری انصاف کرنے والا یسوع مسیح ہی ہے تو پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو معاذ اللہ کچھ بھی نہ ہوئے حالانکہ ان کو رحمۃ للعالمین کہا گیا اور وہ کافۃ الناس کے لئے رسول ہو کر آئے۔ خاتم النبیین وہی ہوئے۔ ان لوگوں کا جنہوں نے مسلمان کہلا کر ایسے بیہودہ عقیدے رکھتے ہیں یہ بھی مذہب ہے کہ اس وقت جو پرندے موجود ہیں ان میں کچھ مسیح کے ہیں اور کچھ خدا تعالیٰ کے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ میں نے ایک بار ایک موحد سے سوال کیا کہ اگر اس وقت دو جانور پیش کئے جاویں اور پوچھا جاوے کہ خدا کا کون سا ہے اور مسیح کا کونسا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مل جل ہی گئے ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض ارشادات اور واقعات پیش کرتا ہوں جن میں آپ کی سیرت کے بعض پہلو اجاگر ہوتے ہیں اور پتا چلتا ہے کہ آپ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو صرف علمی اور عقلی رنگ میں ثابت کرنے والے نہیں تھے بلکہ اسلام کی تعلیم کا عملی اظہار بھی آپ کی تعلیم اور عمل سے ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص عبدالحق نامی نوجوان جو عیسائی ہو گیا تھا۔ حق کی تلاش میں قادیان آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کچھ دیر ٹھہرا۔ مختلف ملاقاتوں میں آپ علیہ السلام ان کو مسائل بیان فرماتے تھے۔ ایک دن انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ ایک عیسائی کے سامنے جب آپؑ کا نام لیا تو اس نے آپؑ کو گالی دی۔ مجھے یہ بڑا ناگوار گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آجکل بھی یہی حال ہے پاکستان میں بڑے بڑے اشتہار لگتے ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے؟ ہمیشہ نبیوں اور راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم جس کے نقش قدم پر آئے ہیں یعنی مسیح ناصری اس کے ساتھ کیا ہوا۔ کیونکہ یہ عیسائی ہو گئے تھے اس لئے مسیح کی مثال پیش کی کہ ان کے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا گالیاں دی جاتی تھیں ظلم ہوا۔ صلیب پر بھی چڑھایا گیا پھر فرمایا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا۔ اب تک ناپاک طبع لوگ گالیاں دیتے ہیں میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ عبدالحق نامی شخص کئی دن وہاں رہا اور آپ کے ساتھ گفتگو چلتی رہی اور آپ ان کے مختلف سوالوں کے جواب بھی دیتے رہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں فرمایا کہ میں آپ کو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے اسے آپ بار بار

پوچھیں ورنہ یہ اچھا طریق نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہہ دیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ تو یہ آپ کا حوصلہ تھا بار بار آپ کہتے تھے پوچھو۔ آپ علیہ السلام کی ایک تڑپ تھی کہ لوگوں پر حق کھلے اور وہ اسے قبول کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ ایک مریض کی عیادت کا بیان کرتا ہوں لیکن اس میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے ذکر میں آجکل کے پیروں فقیروں کی طرح اپنی بڑائی بیان نہیں کی کہ میں دعا کروں گا اور میری دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قبولیت دعا کے فلسفے اور اپنی حالت کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے متعلق ہی بیان فرمایا۔ واقعہ یوں ہے کہ قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامت سے علاج کیلئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کیلئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ ایک روز آپ انکے مکان پر تشریف لے گئے۔ فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتیں ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کیلئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے یعنی اس کی عمر بڑھا دیتا ہے۔

سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا۔ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اسلئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں اس بہت بڑے عظیم ذخیرے میں سے جو آپ نے ہمارے سامنے صحیح اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کے مطابق رکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم کو اپنانے اور اپنے اوپر لاگو کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ ختم نبوت کا صرف نعرہ نہیں لگایا بلکہ آپکا ہر قول و فعل اپنے آقا و مطاع کی اتباع میں تھا اور اسی تعلیم اور اسی شریعت کو ہی قائم کرنے کی آپ کو تڑپ تھی تا کہ دنیا کو پتا چلے کہ یہ خوبصورت تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے یہی اصلی نجات ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی آپ نے اس پر عمل کرنے کی نصیحت اور ہدایت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جہاں عملی نمونے قرآن و سنت کے مطابق قائم کرنے کی توفیق دے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا صحیح ادراک بھی ہمیں عطا فرمائے اور اسلام کی حقیقی تصویر ہم دنیا کو دکھانے والے ہوں۔

☆☆☆ خطبہ ثانیہ ☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29 April 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB